۱۷۔ میری تربیت

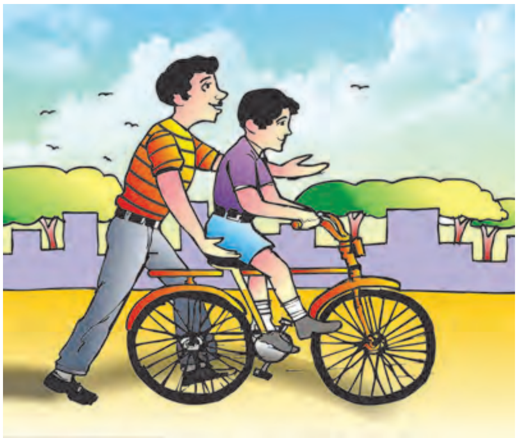

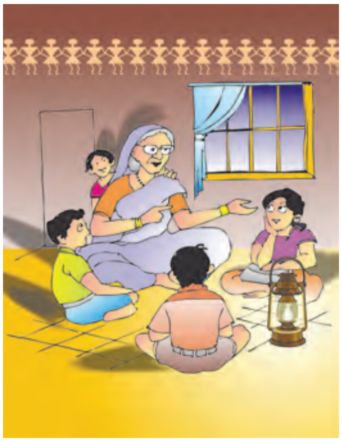

بتائیے تو بھلا

- اس تصویر میں آپ کو کیا نظر آ رہا ہے؟
- اس تصویر میں چھوٹے بچّے اپنے بڑوں سے کیا سیکھ رہے ہیں؟

چھوٹے سے بڑے ہوتے ہوئے ہم کئی چھوٹی موٹی باتیں سیکھتے ہیں۔ اس طرح ہماری عادتیں بنتی جاتی ہیں۔ ہم اپنی پسند ناپسند جاننے لگتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ہمارے خیالات پختہ ہونے لگتے ہیں۔ اسی کو 'تربیت پانا' کہتے ہیں۔

آپ نے اپنے بچپن کی تصویر دیکھی ہوگی۔ آپ نے رینگنا شروع کیا، پھر چلنے اور بولنے لگے۔ دانت کس طرح صاف کیے جائیں؟ کس طرح نہائیں؟ کھانا گرائے بغیر کس طرح کھائیں؟ بڑوں سے آپ کا برتاؤ کیسا ہو؟ اس طرح کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے آپ نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اسکول کا بیگ کس طرح تیار کریں؟ سائیکل کس طرح چلائیں؟ موبائل کے گیم کس طرح کھیلیں؟ جانوروں کو چارہ کب دیں؟ دکان سے سودا سُلف کس طرح لایا جائے؟ اجنبی لوگوں سے کیسا برتاؤ کریں؟ ایسی ایک لمبی فہرست ہم تیار کر سکتے ہیں۔

یہ تمام باتیں آپ نے کیسے سیکھیں؟ یہ باتیں آپ کو کس نے سکھائیں؟

ان میں سے کئی باتیں آپ نے اپنے والدین اور رشتے داروں سے سیکھی ہوں گی۔ والدین ہماری اُنگلی پکڑ کر ہمیں چلنا سکھاتے ہیں۔ بولنے اور برتاؤ کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں۔ غلطی ہو تو کس طرح سدھاریں یہ سکھاتے ہیں۔ ان کو یہ لگتا ہے کہ ہم ایک اچھے انسان بنیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

شیر کا بچہ شکار کرنا کیسے سیکھتا ہے؟

شکار کر کے اپنا پیٹ کیسے بھرنا یہ شیر کے بچّے کو پیدائش سے ہی معلوم نہیں رہتا۔ شکار کرنا اسے اس کی ماں اور گروہ کے دوسرے شیر سِکھاتے ہیں۔ پیدائش کے دو ہفتے بعد تک بچّے بہت نازک ہوتے ہیں۔ وہ اپنی آنکھیں تک نہیں کھول پاتے۔ اس لیے ان کی ماں انھیں سب سے چھپا کر رکھتی ہے۔ یہ بچّے جب آٹھ ہفتے کے ہو جاتے ہیں تو ماں گروہ کے دوسرے شیروں سے ان کی پہچان کراتی ہے۔ اس طرح گروہ کے دوسرے شیر بھی بچوں کی دیکھ بھال کرنے لگتے ہیں۔ ان کی عمر تین ماہ ہونے تک سب ہی ان کا لاڈ پیار کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی شکار کرنے کی تربیت شروع ہوتی ہے۔ شکار کرنے میں ماہر ہونے کے لیے دو تین سال کا عرصہ لگ جاتا ہے۔

ہم سے محبت کرنے والے افراد کی کوشش ہوتی ہے کہ ہم اچھی عادتیں اپنائیں۔ دادی-دادا، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی جیسے قریبی رشتے داروں میں ہمارے لیے اپنائیت ہوتی ہے۔ ان سے ہم بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ اپنے کام ہم خود کس طرح کریں یہ قریبی رشتے دار ہی ہمیں سکھاتے ہیں۔ اور یہی کام جب ہم اچھی طرح کرنے لگتے ہیں تو سب ہماری تعریف کر کے ہمّت افزائی بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب آپ 'بڑے ہو گئے' ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ نے ہالی رگھوناتھ برَف یا سمیپ انیل پنڈت کے نام سنے ہیں؟ ہالی ضلع تھانہ کے ایک تعلقہ شاہ پور میں رہنے والی لڑکی ہے۔ ہالی نے اپنی بڑی بہن کو چیتے کے منہ سے بچایا تھا۔ سمیپ نے کوٹھے میں بندھی ہوئی ایک بھینس کو آگ سے بچایا۔ ان کارناموں کے لیے دونوں بچوں کو جنوری ۲۰۱۳ء میں وزیرِاعظم کے ہاتھوں بہادری کے قومی ایوارڈ (ویرتا پرسکار) سے نوازا گیا۔

بتایئے تو بھلا

آپ کے والدین اور رشتے داروں سے آپ نے کیا کیا باتیں سیکھی ہیں؟ اس کی فہرست بنایئے۔ غور کیجیے کہ یہ سب باتیں آپ نے کس طرح سیکھیں۔

بابا آمٹے نے اپنی ساری زندگی سماجی خدمت کے لیے وقف کردی۔ جذامی، نابینا اور معذور افراد کو ان کے پیروں پر کھڑا کرنا ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ ان کے اس کام میں ان کی بیوی سادھنا تائی نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ ان کے لڑکے اور بہوؤں نے بھی ان کے اس کام کو آگے بڑھایا۔ اور اب ان کی تیسری نسل بھی اس کام میں ان کی مدد کررہی ہے۔

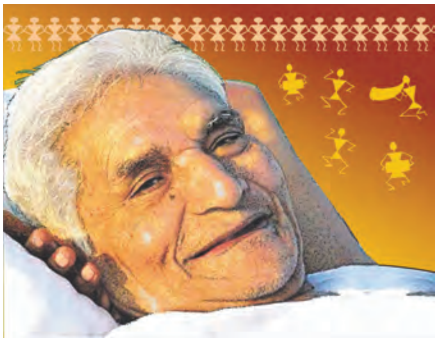

بابا آمٹے

والدین، دادا - دادی کی شروع کی ہوئی سماجی خدمات کو جاری رکھنے کی اس مثال سے ہمیں بھی تحریک ملتی ہے نا!

ایسا نہیں ہے کہ کوئی بھی بات ہم سکھانے پر ہی سیکھتے ہیں۔ ہم اپنے اطراف ہونے والی باتوں کو دیکھ کر بھی بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ ہمارے دوست/سہیلیاں کس طرح بات چیت کرتے ہیں؟ کپڑے کیسے پہنتے ہیں؟ کون سے کھیل کھیلتے ہیں؟ پڑھائی کس طرح کرتے ہیں؟ ایسا سب کچھ ہم غیر محسوس طور پر سیکھ لیتے ہیں۔ کئی دفعہ تو ان ہی کی طرح برتاؤ کرنے لگتے ہیں۔

رینو کا کی امّی　　رشیدہ کی امّی　　پرویز کے والد

بتائیے تو بھلا

- آپ کو اپنے دوست یا سہیلی کی کون سی بات پسند ہے اور کون سی ناپسند؟
- آپ کو اپنے دوست یا سہیلی کی کون کون سی باتیں سیکھنے کی خواہش ہوتی ہے؟

دوست/سہیلی کی طرح ہی ہمارے اطراف رہنے والے لوگوں کا بھی ہم پر اثر ہوتا ہے۔ پڑوسیوں سے ہر روز کسی نہ کسی بہانے ہمارا سامنا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کا برتاؤ، بات چیت اور کھانے پینے کے طریقے قریب سے دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس کا بھی ہماری تربیت پر اثر ہوتا ہے۔ اگر ہمارے پڑوس میں کسی دوسری جگہ (دوسری ریاست یا علاقے) سے لوگ آ کر رہنے لگیں تو ہمیں ان کے مختلف تہوار اور کھانے پینے کی عادتوں کے متعلق معلومات ملتی ہے۔ اس طرح ہمیں اپنی تہذیب کے فرق کو بھی دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

اکثر پرانے پڑوسی ہمیں بچپن سے دیکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ انھیں ہم سے دلی تعلق رہتا ہے۔ پڑوسیوں کی وجہ سے ہم میں اچھی عادتیں پروان چڑھتی ہیں۔ اچھے پڑوسی ہماری تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

- کیا دانش، حنا اور ناظمہ کی طرح آپ نے بھی اپنے پڑوسیوں سے کوئی بات سیکھی ہے؟ اس بارے میں اپنی بیاض میں لکھیے۔

ہم نے کیا سیکھا؟

- ⌘ چھوٹے سے بڑے ہوتے ہوئے ہم جو ڈھیر ساری چیزیں سیکھتے ہیں اس سے ہماری تربیت ہوتی ہے۔
- ⌘ ہماری تربیت میں ہمارے والدین اور قریبی رشتے داروں کا اہم کردار ہوتا ہے۔
- ⌘ ہم اپنے دوست/سہیلی اور پاس پڑوس سے بھی کچھ نہ کچھ سیکھتے رہتے ہیں۔
- ⌘ ہمیں توجّہ سے جو اخلاق و آداب سکھائے جاتے ہیں اس سے ہم بہت کچھ سیکھتے ہیں۔
- ⌘ ہم اپنے اطراف سے بھی بہت ساری باتیں سیکھتے ہیں۔

مشق

(الف) خالی جگہ پُر کیجیے۔

(۱) ہم .... عادتیں اپنائیں اس کے لیے ہمارے قریبی لوگ کوشش کرتے ہیں۔

(۲) اچھے پڑوسی ہماری .... میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(ب) ایک جملے میں جواب لکھیے۔

(۱) ہماری پسند اور ناپسند کس طرح طے پاتی ہے؟

(۲) ہمیں تہذیب کی رنگارنگی کی پہچان کس طرح ہوتی ہے؟

(ج) پہچانیے کون ہے۔

(۱) ٹیکری پر دادا جی کے ساتھ گھومنے جانے والا ....

(۲) ناظمہ میں پڑھنے کا شوق پیدا کرنے والی ....

(۳) پڑوس کی دادی اماں سے خود انحصاری کا مطلب سمجھنے والی ....

سرگرمی

- بہادری کا ایوارڈ پانے والے لڑکوں اور لڑکیوں کی تصویریں جمع کرکے ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔
- تعطیلات میں آپ کے دوستوں نے کون سی نئی نئی باتیں سیکھیں، بیاض میں لکھیے۔

***

H13CC3